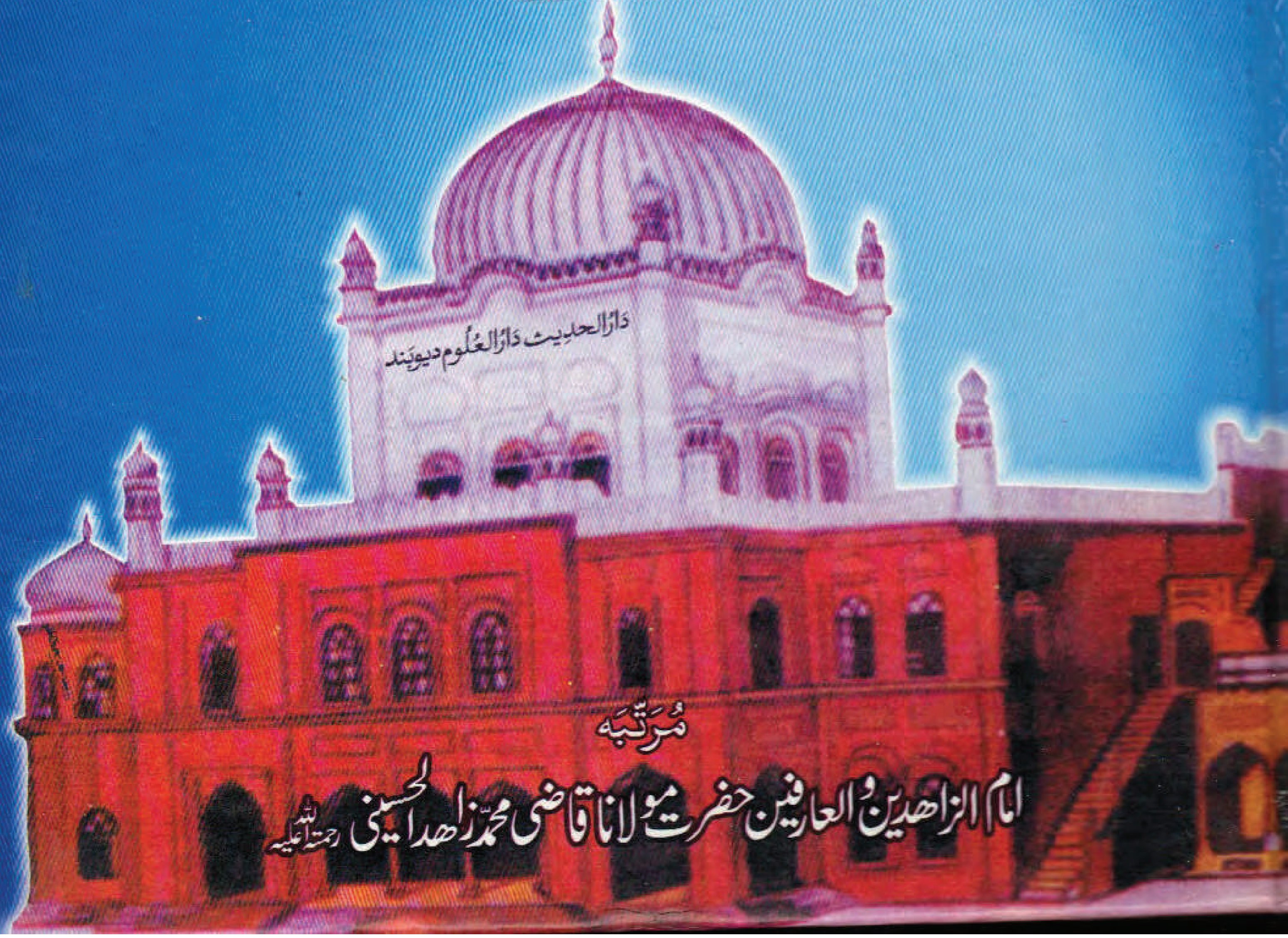
سوانح حیات قطب الارشاد والتکوین

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہٗ

چراغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



مُرتّبہ

امام الزاہدین و العارفین حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

حصه دوم

اس سلسلے میں میں قارئین کی توجہ اُس خطبۂ صدارت کے حسب ذیل فقرے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں جو بانیٔ پاکستان محمد علی جناح مرحوم نے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو مجلسِ دستور ساز کے سامنے دیا تھا، یعنی:۔

"You may belong to any religion or caste or creed that has nothing to do with the business of the state, you will find that in course of time HINDUS would cease to be HINDUS and MUSLIMS WOULD cease to be MUSLIMS not in the religious sense, because that is the personal faith of every individual, but in the political sense at citizens of the state"

(Ref: Quaid-i-Azam SPEAKS-PAK PUBLICITY KARACHI, 10, 11)

آپ کسی بھی مذہب یا قوم یا عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں اسکا کاروبار مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ رواں وقت میں مذہبی شعور کے طور پر ہندو بحیثیت ہندو، اور مسلمان بحیثیت مسلمان نہیں رہے گا۔ کیونکہ یہ ہر ایک کا ذاتی عقیدہ ہے۔ لیکن سیاسی طور پر ریاست کا شہری ہو گا۔

ہم بشرطِ انصاف قارئین کرام سے سوال کرتے ہیں کہ کیا تحریکِ مسلم لیگ کے قائدِ اعظم اور بانیٔ پاکستان کے مندرجہ بالا الفاظ جو انہوں نے انتہائی ذمہ دارانہ حیثیت میں ارشاد فرمائے تھے، مجاہدِ حریت حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ وقدس سرہٗ کے نظریات سے کسی درجے میں بھی مختلف ہیں؟ بینوا وتوجروا

(دف) بانیٔ پاکستان محمد علی جناح مرحوم کے مذکورہ بیان کی مزید وضاحت کے لیے قومی اسمبلی کی مجلسِ قائمہ برائے خزانہ و اقتصادی امور کے چیئرمین حاکم علی زرداری کا انٹرویو ہدیۂ ناظرین ہے:۔

"میں قائدِ اعظم کے ساتھ رہا ہوں تحریکِ پاکستان میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا ہے، قائدِ اعظم نے کبھی اسلامی مملکت کی بات نہیں کی، پاکستان مسلمانوں کا ملک تھا نہ کہ اسلامی، اگر ایسا ہوتا تو قائدِ اعظم منڈل کو اپنا لاء منسٹر کیوں بناتے؟ وہ کسی مولوی یا مُلا کو وزیرِ قانون بناتے جو اسلامی قوانین بناتا، یہ تو ۱۹۷۳ء کے آئین میں پہلی مرتبہ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان قرار دیا گیا اس سے پہلے کسی دستور میں نہ تھا، یہ جو لوگ آج کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ یہ غلط بات ہے، اگر ایسا ہوتا تو مولویوں نے اُس وقت پاکستان کی مخالفت کیوں کی تھی؟ اُس وقت یہ سب پاکستان کے مخالف تھے آج پاکستان کے مامے دادے بنے بیٹھے ہیں، مولانا مودودی نے خود اپنی کتاب میں پاکستان کی مخالفت کی تھی اور پاکستان کو پلیتستان کہا تھا، آپ ۱۹۴۰ء کی قرارداد پڑھ لیں اس میں کہاں لکھا ہے کہ پاکستان اسلامی ملک ہو گا"۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی ص ۲، ۲۱ جنوری ۱۹۹۶ء)